© rasailojaraid.com

صیام کے دن ہیں

دلوں کا دیس بساؤ صیام کے دن ہیں
خدا سے ربط بڑھاؤ صیام کے دن ہیں
دعائیں مانگ کے لے لو وصال کی گھڑیاں
حروفِ وصل سناؤ صیام کے دن ہیں
ماہِ صیام کا تم سے یہی تقاضا ہے
کہ لَو خُدا سے لگاؤ صیام کے دن ہیں
نبی کے سینے پہ اتری ہے جو کتابِ ھدیٰ
وہی غنا سے سناؤ صیام کے دن ہیں
بتوں کے سامنے سر کو جھکا نہیں سکتے
خدا کے سامنے جھک جا صیام کے دن ہیں
جُھکیں گے لالہ و گل بھی، سبھی مغنّی بھی
یہ نغمہ تم بھی سناؤ، صیام کے دن ہیں
بلا رہی ہے تمہیں یہ فضاءِ لا ہوتی
تم اس فضا میں تو آؤ صیام کے دن ہیں
سنو خدا کے لئے یہ غِناءِ ملکوتی
تم اس پہ کان لگاؤ صیام کے دن ہیں
حروف و لفظ و کتابِ ہدیٰ کے ہوتے ہوئے
فسانے اب نہ سناؤ صیام کے دن ہیں
خدا کے قرب کے لمحوں کےاس مہینے میں
قریبِ غیر نہ جاؤ صیام کے دن ہیں
کہاں شعور تمہارا وہ آگہی ہے کہاں
یہ خود کو راہ سُجھاؤ صیام کے دن ہیں

○سید عطاء المحسن بخاری (یکم رمضان ۱۴۱۹ھ)

امیر المؤمنین

خلیفۂ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

وہ آدھی دنیا کا حکمراں تھا، وہ حکمراں بھی مگر کہاں تھا
بپھرتی موجوں پہ حق پرستوں کی سادہ کشتی کا بادباں تھا
بڑا مبارک ہے کام اس کا، ستاروں جیسا مقام اس کا
وہ ایک شاہیں صفت مجاہد جو سوئے منزل رواں دواں تھا
بڑے بڑوں کو گرانے والا، گرے ہوؤں کو اٹھانے والا
وہ رہبروں کا تھا نیک رہبر، وہ پاسبانوں کا پاسباں تھا
ابھرتے سورج سے تاج مانگا، سمندروں سے خراج مانگا
کسے خبر ہے کہ اس کا سکہ جہاں میں جاری کہاں کہاں تھا
وہ نیک سیرت حیا کی خاطر، لڑا ہمیشہ خدا کی خاطر
وہ دیکھنے میں تھا ایک لیکن حقیقتوں میں وہ کارواں تھا
قلندرانہ حیات اس کی، سکندرانہ صفات اس کی
کبھی ردا تھا وہ مفلسوں کی، کبھی وہ ریشم کا سائباں تھا
وہ ایک عنواں بشارتوں کا، بصیرتوں کا، بصارتوں کا
اسی سے رستے تلاش کرنا وہ دینِ فطرت کی کہکشاں تھا
مؤرخانہ بیان توبہ!! منافقانہ زبان توبہ!!
وہ اس گھڑی بھی چمک رہا تھا، جہاں جب یہ دھواں دھواں تھا
حسنؓ سے پوچھو علیؓ سے پوچھو تم اس کی بابت نبی سے پوچھو
اندھیری شب میں چراغ بن کر وہ ساری دنیا میں ضوفشاں تھا
شہنشہوں پر تھا رعب طاری کہ انجم اس کی تھی ضرب کاری
ہر ایک ظالم سمٹ رہا تھا جدھر جدھر تھا جہاں جہاں تھا

○انجم نیازی بہ شکریہ فیض الاسلام، راولپنڈی، دسمبر ۱۹۹۸ء)

© rasailojaraid.com